سوال

(295)ناخن بڑھانے کی شرعی حیثیت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آج کل خواتین میں یہ فیشن عام چل نکلا ہے کہ وہ اپنے ایک ہاتھ کے ناخن لمبے رکھتی ہیں، خاص کر ایک انگلی کا ناخن بڑھا لیتی ہیں۔ شرعا اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ناخن کاٹنے کا حکم دیا ہے۔ لہذا ناخنوں کو بڑھانا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی نافرمانی ہے جو کسی مسلمان کے لیے روا نہیں۔ بعض احادیث میں ناخن کاٹنے کو فطرت میں شمار کیا گیا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(خمس من الفطرة: الختان والاستحداد و تقلیم الاظفار و نتف الابط وقص الشارب) (مسلم، الطهارة، خصال الفطرة، ح: 257)

''پانچ چیزیں فطرت میں سے ہیں: ختنہ کرنا، زیرِناف بال صاف کرنا، ناخن تراشنا، بغلوں کے بال اکھاڑنا اور مونچھیں کاٹنا۔''

ایک حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس چیزوں کو فطرت میں سے قرار دیا ہے۔ ارشاد نبوی ہے:

(عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: قَصُّ الشَّارِبِ، وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ، وَالسِّوَاكُ، وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ، وَقَصُّ الأَظْفَارِ، وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ، وَنَتْفُ الإِبِطِ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ، وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ) (ایضا، ح: 216)

''دس چیزیں فطرت میں سے ہیں: مونچھیں کاٹنا، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، ناخن کاٹنا، انگلیوں کے درمیان جوڑوں کا دھونا، بغلوں کے بال اکھاڑنا، زیرناف بال صاف کرنا اور استنجا کرنا۔''

مصعب بن شیبہ (راوی) بیان کرتے ہیں: دسویں چیز مجھے یاد نہیں رہی، ہوسکتا ہے وہ کلی کرنا ہو۔ (ایضا)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ ناخن بڑھانا فطرت کی خلاف ورزی ہے۔ اگر یہ یہود و نصاریٰ اور دیگر کفار کی نقالی میں کیا جائے تو اور بھی برا اور مزید سنگین جرم ہے، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر مسلموں کی مشابہت اختیار کرنے سے منع کیا ہے۔ ناخنوں کو چالیس دن کے اندر اندر تراش لینا چاہیے، اس سے زیادہ تاخیر کرنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حکم عدولی ہے۔

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ افکارِ اسلامی]

اسلامی آداب واخلاق، صفحہ: 621

محدث فتویٰ